مطالعۂ پاکستان

نویں اور دسویں جماعتوں کے لیے

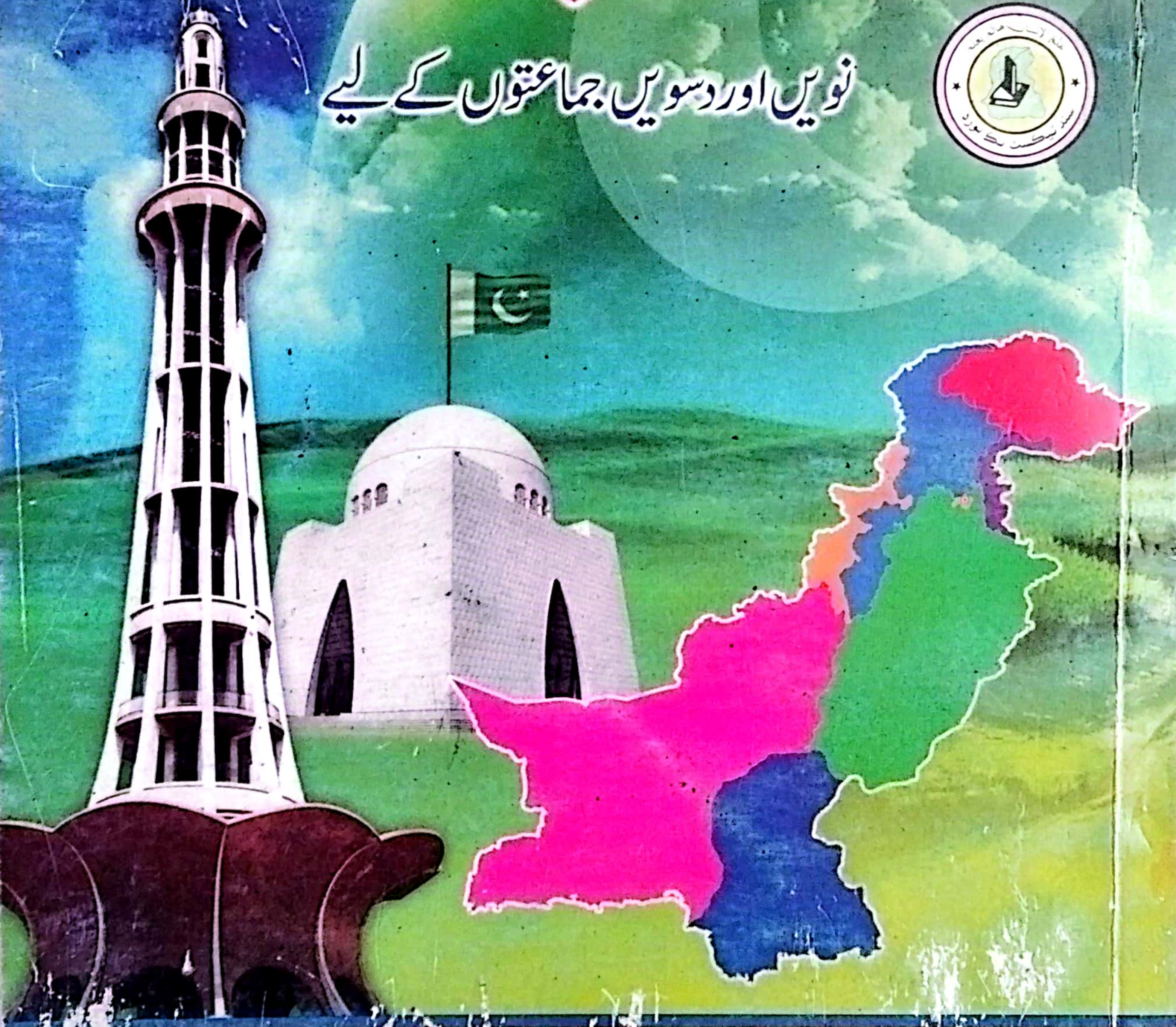

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ

یااللہ عزوجل (۷۸۶ مدینہ ۹۲) یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Date 22/8/2023

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام الطالب العلم :-

ولدیت :-

درجہ :- اولیٰ (ششماہی اول 2023)

معلم :- مولانا محمد سعید الرحمٰن سعیدی مدنی

از قلم :- محمد ثاقب بن عابد حسین عطاری

کنز المدارس (دعوتِ اسلامی) بورڈ کے مطابق

نوٹس برائے مطالعہ پاکستان

(باب 1 + باب ۵۹ + باب ۱۰)
(سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ پاکستان)

جامعۃ المدینہ مزمل مسجد عثمان آباد (بالمقابل برف کارخانہ)

لیاری روڈ نزد جیل چوک کراچی

گھر کا ایڈریس :-

فون نمبر :-

دستخط :-

مطالعۂ پاکستان

باب نمبر 01

پاکستان کی نظریاتی اساس

جامعۃ المدینہ منزل مسجد
عثمان آباد لیاری کراچی

②

Chapter NO: 01

پہلا باب

پاکستان کی نظریاتی اساس

نمبر شمار	الفاظ	معنی	نمبر شمار	الفاظ	معنی
1	منظم	ترتیب دیا ہوا	31	مشترکہ	سانجھا
2	اختراع	ایجاد	32	تقویت	مضبوطی
3	ثقافت	تہذیب / معاشرہ	33	پہلو	سمت / جانب
4	نقوش	اثر انداز	34	تفریق	جدائی / فرق
5	اعتقادات	عقیدے	35	رہنما	راستہ دکھانے والا
6	ضابطۂ حیات	زندگی گزارنے کے اصول	36	جمہوریت	عوامی طرزِ حکومت
7	امتیازات	فرق	37	آراء	رائے کی جمع
8	اخوت	بھائی چارہ	38	عقلِ کل	کامل عقل والا
9	بقائے باہمی	ایک دوسرے کا باقی رہنا	39	عادلانہ نظام	انصاف والا نظام
10	مزین	آراستہ	40	تعمیر و تشکیل	مرمت کرنا
11	اوّلیت	ترجیح	41	مساوات	برابری
12	فروغ	سربلندی	42	علمبردار	جھنڈا اٹھا کر چلنے والا
13	انحصار	دارومدار	43	بے لوث خدمت	بے پناہ خدمت
14	سرچشمہ	بنیاد	44	پُرآسائش	چین اور سکون
15	اساس	بنیاد	45	عداوت	بغض / دشمنی
16	خدوخال	حلیہ	46	رواداری	قوت برداشت
17	ثقافتی اقدار	تہذیبی رسوم و رواج	47	استحکام	مضبوطی
18	مندرجہ ذیل	نیچے دیئے گئے	48	ادراک	طبیعت کا کسی طرف مائل
19	عکاس	تصویر کشی	49	مجروح	زخمی
20	طرزِ فکر	سوچنے کا انداز	50	باریک بینی	تیز فہمی
21	مراسم	رسومات	51	مشاہدہ	تجربہ
22	قوتِ محرکہ	حرکت دینے والی قوت	52	مادرِ وطن	پیارا وطن
23	جدوجہد	کوشش	53	صدارتی خطبہ	پہلا خطبہ
24	فلاح و بہبود	کامیابی	54	فہم	دانا
25	بصیرت	دور اندیشی	55	مربوط	وابستہ
26	زیرِ اثر	اثر قبول کرنے والا	56	تشکیلِ نو	کسی چیز کو نئی شکل دینا
27	ارکان	ستون	57	توانائی	طاقت
28	شناخت	پہچان	58	ہندومت	ہندو مذہب
29	یکساں	ایک جیسا	59	عاری	خالی
30	سمجھوتا	آپس میں باتیں کر کے فیصلہ کرنا	60	احساس فرض شناسی	فرض ذمہ داری کا احساس

CS CamScanner

Date

	الفاظ	معنی
۶۱	ہم آہنگ	ساتھی /
۶۲	پیوست	ملا ہوا / جڑا ہوا
۶۳	حب الوطنی	وطن کی محبت
۶۴	روپ دھارنا	شکل بدلنا
۶۵	پائندہ	ثابت قدم
۶۶	مہیا	دستیاب

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)

Chapter NO : 01

Date

(M.C.Q)

معروضی سوالات

1. آئیڈیالوجی اس زبان کا لفظ ہے:

۱۔ عربی ۲۔ فارسی ۳۔ سنسکرت ۴۔ فرانسیسی ✓

2. سنت اس زبان کی اصطلاح ہے:

۱۔ فارسی ۲۔ عربی ✓ ۳۔ فرانسیسی ۴۔ اردو

3. الہامی رہنمائی کے نتیجے میں ہی پیدا ہوسکتا ہے:

۱۔ مذہب ۲۔ نظریہ ✓ ۳۔ رجحان ۴۔ علم

4. اسلامی معاشرہ کا ماخذ اصول و نظریات اقرآن پاک اور اس سے حاصل کیے گئے ہیں:

۱۔ صدر مملکت سے ۲۔ مقننہ سے ۳۔ عدلیہ سے ۴۔ سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ✓

5. سنت کے لفظی معنی ہے:

۱۔ جس کی پیروی کی جائے ✓ ۲۔ جس کی پیروی نہ کی جائے ۳۔ جسکو مثال بنا جائے ۴۔ جسکو بنیاد بنا جائے

6. کسی چیز کو اسکی صحیح جگہ رکھنے کو کہتے ہیں:

۱۔ مساوات ۲۔ اخوت ۳۔ انصاف ✓ ۴۔ رواداری

7. اسلام علم بردار ہے:

۱۔ مساوات کا ✓ ۲۔ معیوریت کا ۳۔ ثقافت کا ۴۔ برتری کا

Date

8 اخوت کا معنی ہیں:

۱- برابری ۲- برتری ۳- بھائی چارگی ۴- باہمی ہم آہنگی

9 باہمی جھگڑوں سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہے:

۱- عدل و انصاف ۲- رواداری ۳- اخوت ۴- مساوات

10 رنگ اور نسل کے امتیازات کو مٹا دیتی ہے:

۱- رسمی تعلیمات ۲- مغربی تعلیمات ۳- غیر رسمی تعلیمات ۴- اسلامی تعلیمات

11 اسلامی معاشرہ متزین ہے:

۱- احکام مقننہ سے ۲- احکام الہی سے ۳- احکام عدلیہ سے ۴- احکام رسالت سے

12 اسلام کی ابدی اساس ہے:

۱- رواداری ۲- باہمی ہم آہنگی ۳- سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ۴- قرآن مجید

13 اس سن عیسوی میں علامہ اقبال نے الہ آباد کے مقام پر تاریخی خطبہ دیا:

۱- 1930 ۲- 1940 ۳- 1943 ۴- 1947

14 اسلام میں حکومت اور مجلس مقننہ کو اختیارات حاصل ہیں:

۱- محدود ۲- لامحدود ۳- مخصوص ۴- متفرق

15 اسلامی نظریہ کا سرچشمہ ہے:

۱- قرآن مجید ۲- سنت یعنی حدیث ۳- فقہ ۴- تفسیر

CamScanner

Date

17 اسلام کے عدالتی نظام میں افراد کو تحفظ کیا دیا جاتا ہے:

۱- حقوق کا ۲- فرائض کا ۳- نظریات کا ۴- ضروریات کا

18 اسلام میں دولت کے ارتکاز کو روکنے کے لئے یہ نظام قائم کیا گیا:

۱- عشر ۲- خمس ۳- زکوٰۃ ۴- صدقات

18 قائداعظم اس سن عیسوی میں پیدا ہوئے:

۱- 1878 ۲- 1876 ۳- 1890 ۴- 1877

19 علامہ اقبال کی سن پیدائش ہے:

۱- 1876ء ۲- 1877ء ۳- 1878ء ۴- 1879ء

20 قرآن مجید اس کی بنیادی خدوخال بیان کرتا ہے:

۱- اسلامی اصولوں ۲- اسلامی نظریات ۳- اسلامی رواجات ۴- اسلامی اقدار

21 نظریہ افراد کے افکار اور اس کا عکاس ہوتا ہے:

۱- رجحانات ۲- عادات ۳- خیالات ۴- رواجات

22 قومی اتحاد کا سرچشمہ بنتا ہے:

۱- رواج ۲- علم ۳- نظریہ ۴- رجحان

23 اقوام عالم کے لئے اتحادی قوت ہے:

۱- عدل ۲- فلسفہ ۳- نظریہ ۴- مذہب

CamScanner

24 جب لوگوں میں یہ مشترک ہوتا تو وہ محض ہو جاتے ہیں؟

۱۔ مذہب ۲۔ نظریہ ۳۔ مقاصد ۴۔ اقدار

25 قرآن پاک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا؟

۱۔ 22 برسوں میں ۲۔ 23 برسوں میں ۳۔ 24 برسوں میں ۴۔ 25 برسوں میں

26 نظریہ پاکستان کی اساس ہی ہے؟

۱۔ شخصیت پرستی ۲۔ اسلامی فکر و فلسفہ ۳۔ عدل و انصاف ۴۔ قومیت

27 قائد اعظم محمد علی جناح نے اس سن عیسوی میں رحلت فرمائی؟

۱۔ 1938 ۲۔ 1940 ۳۔ 1948 ۴۔ 1950

28 مفکر پاکستان ڈاکٹر علامہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سن عیسوی میں رحلت فرمائی؟

۱۔ 1930 ۲۔ 1935 ۳۔ 1937 ۴۔ 1938

29 قرار داد پاکستان اس سن عیسوی میں منظور ہوئی؟

۱۔ 1932 ۲۔ 1935 ۳۔ 1940 ۴۔ 1945

30 قرار داد پاکستان لاہور میں انہوں نے پیش کی؟

۱۔ اے کے فضل الحق ۲۔ جی ایم سید ۳۔ مولانا محمد علی جوہر
۴۔ مولانا شوکت علی

31 اسلام میں برتری کا معیار ہے؟

۱۔ خاندان ۲۔ تقویٰ ۳۔ غربت ۴۔ امارت

CamScanner

Date

33 اقوام عالم کو منتخب کرنے والی قوت کہلاتی ہے ۔

۱۔ مذہب ۲۔ جمہوریت ۳۔ ثقافت ۴۔ لسانیت

33 اسلام سب سے زیادہ جمہوری ہے :

۱۔ مذہب ۲۔ فلسفہ ۳۔ نظریہ ۴۔ نظام

34 کردار ، عادات و اطوار کا ہے :

۱۔ ترجمان ۲۔ سرچشمہ ۳۔ مجموعہ ۴۔ رجحان

35 حدیث شریف ہے کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا ہے :

۱۔ بھائی ۲۔ دوست ۳۔ دشمن ۴۔ رشتہ دار

36 معاشرہ اس زبان کا لفظ ہے :

۱۔ فرانسیسی ۲۔ یونانی ۳۔ انگریزی ۴۔ عربی

37 اسلام نظام حیات کا بنیادی نکتہ ہے :

۱۔ نماز ۲۔ توحید ۳۔ زکوۃ ۴۔ حج

38 روزہ اسلام کا رکن ہے :

۱۔ پہلا ۲۔ دوسرا ۳۔ تیسرا ۴۔ چوتھا

39 اسلام میں اس کا تصور باقی دنیا سے علیحدہ ہے :

۱۔ جمہوریت ۲۔ قومیت ۳۔ شخصیت پرستی ۴۔ اخوت

CamScanner

Date

40 زندگی کا کوئی بھی پہلو اس کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا:

۱۔ مساوات ۲۔ اخوت ۳۔ رواداری ۴۔ عدل و انصاف

41 باہمی جھگڑوں سے بچنے کے لئے بہترین ذریعہ ہے:

۱۔ اخوت ۲۔ رواداری ۳۔ مساوات ۴۔ عدل و انصاف

42 نظریہ خوست اس جذبے کو ابھارتا ہے:

۱۔ ترقی ۲۔ نفرت ۳۔ قربانی ۴۔ عصبیت

43 وہاں امن قائم رہتا ہے جس معاشرے میں فوقیت دی جائے:

۱۔ عدل و انصاف کو ۲۔ رواداری کو ۳۔ مساوات کو ۴۔ اخوت کو

44 حسن اخلاق کا نام ہے:

۱۔ ثقافت کا ۲۔ لسانیت کا ۳۔ قومیت کا ۴۔ رواداری کا

16/8/23

جامعۃ المدینہ مزمل مسجد عثمان آباد کراچی

CamScanner

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم"

پہلا باب ☆ پاکستان کی نظریاتی اساس ☆

Chaper NO : 01

سوال جواب

سوال نمبر : 01

کسی نظریہ کے ماخذ کیا ہوتے ہیں؟

جواب : لفظ (ideology) اصلاً فرانسیسی لفظ ہے۔ یہ دو اجزاء یعنی "آئیڈیا" اور "لوجی" سے مل کر بنا ہے۔ کوئی بھی نظریہ یا آئیڈیالوجی یا ثقافت کے بارے میں تصورات کی منظم اور باقاعدہ شکل کا نام ہے۔ کوئی بھی نظریہ اصلی اور موثر ذہنوں کا حاصل اور اختراع بھی ہوسکتا ہے۔ یا الہامی رہنمائی کے نتیجے میں بھی پیدا ہوسکتا ہے۔ نظریہ کا لفظ عام طور پر وسیع معنوں میں استعمال ہوتا ہے کیونکہ تمام انسانوں کے سوچنے انداز منفرد ہوتے ہیں۔ اس سے انسانی زندگی کا ایک ایسا نظام وجود میں آتا ہے جس کے لازمی اجزاء میں اعتقادات، نظریات اور حیاتِ انسانی کے مقاصد شامل ہیں۔ یہ کسی بھی معاشرے کی ایسی تسلیم شدہ شکل ہے کہ جس میں اس کے افراد کے اعتقادات، رسوم و رواج اور مذہبی رسوم مشترک ہوں۔

سوال نمبر : 02

کسی قوم کے لئے نظریہ کیوں اہم ہوتا ہے؟

جواب :

☆ نظریہ کی اہمیت :-

مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر نظریہ کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

1- یہ افراد کے افکار اور خیالات کا عکاس ہوتا ہے۔ اور ان کے رہن سہن، ان کی سوچ، طرزِ فکر اور معاشرتی مراسم متعین کرتا ہے۔

CS CamScanner

Date

2- یہ لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرتا ہے اور قومی اتحاد کا سرچشمہ بنتا ہے۔

3- وہ تمام حرکات و سکنات کے لئے قوتِ محرکہ ہے۔ کسی نظریے کے زیرِ اثر افراد کسی خاص مقصد کے لئے دل سے اپنا سب کچھ قربان کر دیتے ہیں۔

4- کسی بھی ایماندار، دیانتدار اور مستحکم قیادت کے زیرِ اثر یہ رضائے الٰہی کے حصول کے لئے جدوجہد پر ابھارتا ہے اور معاشرے کے فلاح و بہبود کے لئے قوتِ محرکہ کا کام سر انجام دیتا ہے۔

5- رہنماؤں کے انتخاب میں نظریہ ایک بصیرت بھی پیدا کر دیتا ہے اور اس سے درست فیصلے کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔

6- اس سے آزادی، ثقافت اور رسوم و رواج کو برقرار رکھنے کی مدد ملتی ہے۔ اسلامی نظریہ اسلامی اقدار کا عکاس ہے جن کی رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم دی اور عمل کر کے دکھایا۔

سوال نمبر: 03

اسلام میں جمہوریت کے اصول بیان کیجئے؟

جواب:

اسلام میں جمہوریت کا تصور باقی دنیا سے علیحدہ ہے۔ اسلامی معاشرہ اس پر کامل ایمان رکھتا ہے کہ اس پوری کائنات پر اقتدارِ اعلیٰ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اور صرف اللہ تعالیٰ ہی اس پوری کائنات کا حاکمِ اعلیٰ ہے۔ عوام کے نمائندے صرف ان حدود کے اندر طاقت استعمال کر سکتے ہیں جو اسلام نے عائد کر دی ہیں۔ اسلام میں جمہوریت کے اصول درجِ ذیل ہیں۔

(1) عدل و انصاف:

عدل کے لفظی معنی ہیں کہ صحیح چیز کو صحیح جگہ پر رکھنا۔ یہ قانونِ الٰہی کی اصل بنیاد ہے، زندگی کا کوئی بھی پہلو عدل کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔ یہ عدل و انصاف ہی ہے جس کی بناء پر کوئی معاشرہ پُرامن اور خوشحال ہو سکتا ہے۔

Date

2 مساوات :

اسلام انسانوں کے درمیان مساوات کا علمبردار ہے۔ اسلام رنگ، نسل، زبان، عقیدہ، ثقافت اور امارات و غربت کی بنیاد پر ہر قسم کے امتیاز اور تفریق کی نفی کرتا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایسا سماجی و معاشی نظام قائم کیا تھا جس میں امیر و غریب کے امتیاز کو مٹا دیا گیا تھا۔ اسلام میں لوگوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ سوائے ان کے جو تقویٰ (پرہیزگار اور خوفِ خدا) اختیار کرتے ہیں۔ قانون کی نظر میں تمام انسان برابر ہیں۔

3 اخوت :

اخوت کے معنی بھائی چارہ کے ہیں۔ قرآن مجید کے الفاظ میں (مؤمن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں) اخوت کا اصول اسلامی معاشرے کا ایک اہم پہلو ہے۔ بھائی بھائی ہونے کی حیثیت سے وہ ایک دوسرے کے دکھ سکھ اور خوشی و غم میں شریک ہوتے ہیں۔ اخوت اور بھائی چارے کا احساس، محبت و الفت، باہمی تعاون، بے لوث خدمت اور قربانی کے جذبات کو ابھارتا اور فروغ دیتا ہے۔ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور اپنے مسلمان بھائی کی تکلیف پہنچانے کا ذریعہ نہیں بنتا ہے"۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مشورہ دیا کہ "آپس میں تحائف کا تبادلہ کیا کرو۔ اس سے محبت و الفت پھیلتی ہے"۔

4 رواداری :

رواداری اور برداشت بہت عظیم نیکیاں ہیں جو انسان کو مشکل اور دشواری سے بچاتی ہیں اور دوسروں سے پیار و محبت کا ذریعہ بنتی ہیں۔ لوگوں کے درمیان سماجی تعلقات قائم کرنے کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ دوسروں کی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے باہمی جھگڑوں سے بچنے کے لئے رواداری بہترین ذریعہ ہے۔ اس کی وجہ سے اخوت اور امن کا ماحول فروغ پاتا ہے اور انسانی رشتوں میں (استحکام) آتا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قول و فعل سے رواداری کا درس دیا ہے۔

۲۲/۸/۲۰۲۳

(13)

Date

سوال نمبر : ۰۹

نظریہ میں قومی کردار کا کیا مقام ہے؟

جواب :

(نظریہ اور قومی کردار)

کسی فرد کی عادات و اطوار اور طرز زندگی کے مجموعے کو عام طور سے کردار سمجھا جاتا ہے اور اس شخص کا نظریہ اس کے کردار پر اثر انداز ہوتا ہے۔ نظریہ کی روشنی میں قومی کردار درج ذیل اخلاق و اقدار سے تشکیل پاتا ہے۔

1 نظریہ پر پختہ یقین :

جب کوئی شخص اپنے قومی نظریے پر پختہ یقین نہیں رکھتا ہے تب تک اس کا کردار قومی جذبے سے عاری رہتا ہے اور اس کے اعمال و افعال قومی مفاد کے مطابق نہیں ہوں گے۔ اس لئے ہمیں اسلامی اقدار کی روشنی میں اپنا کردار بنانا چاہیے۔

2 سپردگی یا وقف کر دینا :

اس کے معنی ہیں اپنے آپ کو کسی مقصد کے حصول کے لئے گہرے جذبے اور احساس فرض شناسی کے ساتھ مخصوص کر دینا۔ جو شخص قومی نظریہ سے مکمل ہم آہنگ ہوکر کام کرتا ہے وہی صحیح معنوں میں قومی مفاد کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیتا ہے۔

3 ایمانداری اور دیانتداری :

ایمانداری اور دیانتداری ایک ایسی صفت ہے جس کا تمام معاشروں میں اعتراف کیا جاتا ہے۔ لوگوں - نیک زندگی گزارنا چاہیے اور اپنے قول و فعل سے ایمانداری اور راست بازی کی عکاسی کرنی چاہیے

CamScanner

4 حب الوطنی :

کسی بھی شخص کی اپنے وطن سے محبت اور اس کے لئے قربانی کا اندرونی جذبہ اور خلوص حب الوطنی کہلاتا ہے۔ کسی آزمائش کے وقت یا آزادی کو اگر خطرہ ہو تو اس وقت لوگ اپنے قومی کردار کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

5 محنت اور مشقت :

قومیں اس وقت ترقی کرتی ہیں جب اس کے افراد سخت محنت و مشقت کرتے ہیں۔ اس کے لئے احساسِ فرض شناسی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ترقی یافتہ اقوام اس لئے خوشحال اور ترقی یافتہ بن سکی ہیں کیونکہ ان کے عوام میں شدید احساسِ فرض شناسی و ذمہ داری پایا جاتا ہے۔

6 قومی مفاد :

کسی بھی شخص کے ذاتی کردار کو لازمًا قومی مفاد کی برتری اور فوقیت کی عکاسی کرنا چاہیے اور اس پر کوئی سمجھوتہ بھی نہیں ہونا چاہیے۔ اسی مرحلے سے ایمانداری، دیانتداری اور سنجیدگی کی صفات اور خوبیاں پہنچتی ہیں۔

سوال نمبر : 05

نظریہ پاکستان کے بارے میں قائداعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارشادات کا جائزہ لیجئے؟

جواب :

(قائداعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارشادات)

قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ برصغیر کے مسلمانوں کے مستقبل کے بارے میں بہت فکرمند تھے۔ انہوں نے مسلم لیگ کی تشکیل نو کی اور اس کو توانائی بخشی اور مسلمانوں کو اُسکے جھنڈے تلے جمع کر دیا۔ نظریہ پاکستان کے بارے میں قائداعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خیالات اور تصورات بلکل صاف اور واضح تھے۔

Date

اسلامیہ کالج پشاور کے طلبہ سے خطاب کے دوران آپ نے نظریۂ پاکستان کے بارے میں اپنے خیال اور تصور کی اس طرح وضاحت کی کہ پاکستان کے لئے ہمارا مطالبہ صرف زمین کا ایک ٹکڑا حاصل کرنے کے لئے نہیں ہے بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ قائم کرنا چاہتے ہیں جہاں ہم اسلامی اصولوں پر مبنی نظام پر عمل درآمد کر سکیں۔

سوال نمبر : 06

کیا نظریۂ پاکستان کے بارے میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کوئی بیان ہے؟

جواب :

(علامہ) ڈاکٹر اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارشادات

عظیم مفکر، فلسفی اور شاعرِ اسلام علامہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے برصغیر کے مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ ریاست کے لئے سختی سے آواز اٹھائی۔ الہ آباد میں دسمبر 1930ء میں منعقد ہونے والے آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں آپ نے صدارتی خطبہ دیا، جو عام طور سے خطبہ الہ آباد کے نام سے معروف ہے۔ اپنے خطاب میں آپ نے مسلمانوں کی علیحدہ قومیت کے تصور کی وضاحت کی۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس بات پر زور دیا کہ اس حقیقت کا اعتراف کر لینا چاہئے کہ برصغیر میں ایسے لوگ آباد ہیں جو مختلف زبانیں بولتے ہیں اور مختلف مذاہب کے پیروکار ہیں۔

سوال نمبر : 07

کسی نظریہ میں کیا کیا شامل ہیں؟

جواب :

"نظریہ کے ارکان"

نظریہ کے بنیادی ارکان حسب ذیل ہیں:

مشترکہ مذہب : مذہب اقوام عالم کے لئے اتحادی قوت ہے۔ تمام

Date

اقوام عالم اپنے مذاہب کی بنیاد پر شناخت کی جاتی ہے۔

2۔ مشترکہ ثقافت: عام طور سے ایسے افراد جن کی مشترکہ ثقافت ہوتی ہے۔ ان کا طرزِ زندگی بھی یکساں ہوتا ہے اور عام طور سے وہ اپنے رسم و رواج میں کوئی سمجھوتہ نہیں کرتے ہیں۔

3۔ مشترکہ مقصد: جب لوگوں کا مقصد مشترکہ ہوتا ہے تو وہ متحد ہو جاتے ہیں۔

4۔ پرخلوص وابستگی اور عہد و پیمان:

کسی اعلیٰ مقصد کے لئے افراد کی پرخلوص وابستگی اور عہد سے نظریہ کو تحریک ملتی ہے اور اس کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

من طلب العلا

سہر اللیالی

جو بلندیوں کا طلب گار ہو

وہ راتوں کو جاگا کرے۔

محنت سے جی چرانا کم ہمتوں کا شیوہ ہے

محنت میں عظمت ہے

(خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کریں)

1- نظریہ پاکستان کی اساس اسلام پر ہیں۔

2- اسلام سب سے زیادہ جمہوری نظام ہے۔

3- چیزوں کو اس کے درست مقام پر ترتیب دینا عدل کہلاتا ہے۔

4- علامہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے الہ آباد کے مقام پر دسمبر 1930 میں اپنے صدارتی خطبے میں نظریۂ پاکستان کے بارے میں بیان دیا۔

5- قائد اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ہندو مت اور اسلام دو مختلف معاشرتی نظام ہیں۔

6- ایمان کی بنیاد اللہ کی وحدانیت اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر ہے۔

7- اخوت کے معنی ہیں بھائی چارہ

8- عادات و اطوار، کردار کا مجموعہ ہے۔

9- اسلامی نظریہ کے ذرائع قرآن مجید اور سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

24/8/23

CamScanner

مُطالعۂ پاکستان

دُوسرا باب

(باب نمبر 09)

پاکستان میں تعلیم

جامعۃ المدینہ مُزمّل مسجد
عثمان آباد لیاری کراچی

(S)

Chapter NO : 09

دوسرا باب پاکستان میں تعلیم

نمبر شمار	الفاظ	معنی
1	علم و آگہی	علم و معرفت
2	ارتقاء	بالیدگی / ترقی
3	فطری	پیدائشی / قدرتی
4	خلا	خالی جگہ
5	راز ہائے سربستہ	چھپے ہوئے راز
6	افشاں	ظاہر / کھولا
7	تجویز	رائے / مشورہ
8	آگاہی	علم و معرفت
9	چولی دامن کا ساتھ	قمیض اور دامن کے ساتھ
10	ہنرمند	کاری گر
11	وسائل	وسیلے کی جمع
12	افادیت	فائدہ مند ہونا
13	سرمایہ کاری	پیسہ لگانا
14	توسط	وسیلہ / واسطہ
15	پالیسی	حکمت عملی
16	ادوار	دور کی جمع
17	متعارف	مشہور / واقف
18	کانفرنس	مشاورت / مذاکرہ
19	خواندگی	پڑھائی / لکھنے پڑھنے کی قابلیت
20	نجی	غیر سرکاری
21	تحویل	حوالے
22	کمیشن	آڑھت / دلالی
23	ناقص	کمزور
24	متوازی	برابر
25	نظر ثانی	دوسری مرتبہ دیکھنا
26	ہم پلہ	برابر کی جوڑ
27	دیہی علاقے	دیہاتی علاقے
28	دھارے	معاملات
29	اقتصادی	مالی
30	صنعت	پیشہ / فن
31	بیمہ	نقصان پہنچانا
32	وضع	ایجاد
33	انصرام	بندوبست
34	کان کنی	کان کھودنا
35	فقدان	نہ ہونا
36	مجوزہ	تیار کردہ
37	قطعاً	بالکل
38	نفاذ	نافذ
39	تعین	انتخاب
40	استوار	سنوارنا
41	مطابقت	مطابق
42	نایابی	بہت کم پایا جانا
43	عنصر	مادہ

جامعۃ المدینہ مزمل مسجد عثمان آباد لیاری کراچی

معروضی سوالات
(M.C.Q)

1 حقیقی ترقی کے لئے لازمی ہے:

۱- علم ✓　۲- اخلاق　۳- نظم و ضبط　۴- امن و امان

2 انسانی وسائل کے فروغ سے سب سے بہترین سرمایہ کاری ہے:

1- تربیت　2- اخلاق　3- نظم و ضبط　4- تعلیم ✓

3 پاکستان کی پہلی تعلیمی کانفرنس اس سن عیسوی میں منعقد ہوئی:

1- 1947 ✓　2- 1950　3- 1972　4- 1978

4 1972ء سے کب تک کی تعلیمی پالیسی کا انتہائی پہلو یہ تھا کہ نجی تعلیمی اداروں کو قومی تحویل میں لے لیا گیا:

1- 1978　2- 1979　3- 1980 ✓　4- 1981

5 اس سن عیسوی کی تعلیمی پالیسی میں اسلامیات اور مطالعہ پاکستان کی تعلیم کو گیارہویں سے ڈگری کی سطح کی جماعتوں تک لازمی قرار دیا گیا:

1- 1958　2- 1972　3- 1978 ✓　4- 1980

6 پاکستان میں تعلیم کے میدان میں اتنے فیصد سے بھی کم سرمایہ کاری ہو رہی ہے:

1- 3 ✓　2- 5　3- 6　4- 8

7 قومی تعلیمی پالیسی (1998-2010) کے تحت سن عیسوی تک ابتدائی عمر کے گروپ (5 تا 9 سال) کے بچوں کے داخلوں کی شرح 100 فیصد تک بڑھ جائے گی:

1- 2009 ‏ 2- 2010 ‏ 3- 2011 ‏ 4- 2012

8- تمام ترقی یافتہ اقوام میں شرح خواندگی 98 فیصد تا اتنے فیصد ہے:

1- 98.5 ‏ 2- 99 ‏ 3- 99.5 ‏ 4- 100

9- پاکستان میں پرائمری سطح کی تعلیم پہلی سے اس جماعت تک ہوتی ہے:

1- دوسری ‏ 2- تیسری ‏ 3- چوتھی ‏ 4- پانچویں

10- مڈل سطح کی تعلیم چھٹی سے اس جماعت تک ہوتی ہے:

1- ساتویں ‏ 2- آٹھویں ‏ 3- نویں ‏ 4- دسویں

11- نویں اور دسویں جماعت کو کیا جاتا ہے

1- پرائمری سطح ‏ 2- مڈل سطح ‏ 3- ثانوی سطح ‏ 4- اعلیٰ ثانوی سطح

12- گیارہویں اور بارہویں جماعت کو کیا جاتا ہے:

1- پرائمری سطح ‏ 2- مڈل سطح ‏ 3- ثانوی سطح ‏ 4- اعلیٰ ثانوی سطح

13- انجینئرنگ کی سند (BE) کے لئے مطالعے کی مدت عموماً اتنے سال ہیں:

1- 4 ‏ 2- 5 ‏ 3- 6 ‏ 4- 7

14- میڈیکل کی سند (MBBS) کے لئے مطالعے کی مدت اتنے سال ہیں:

1- 4 ‏ 2- 5 ‏ 3- 6 ‏ 4- 7

15- پاکستان کی وزارت تعلیم میں نصاب اور درسی کتب اس سن عیسوی میں قائم کئے گئے:

Date

1- 1972   2- 1973   3- 1974   4- 1975

16 اس سے بلند تر سطح کے لئے نصاب کی تیاری اعلیٰ تعلیمی کمیشن (ہائر ایجوکیشن کمیشن) کی ذمہ داری ہے:

1- پرائمری   2- ثانوی   3- اعلیٰ ثانوی   4- مڈل

17 گریجویشن کے بعد اساتذہ کو ایک سال تربیت کے بعد یہ سند عطا کی جاتی ہے:

1- پی ٹی سی   2- ٹی سی   3- بی ایڈ   4- ایم ایڈ

18 ماسٹرز کے بعد اساتذہ کو ایک سال کی تربیت کے بعد یہ سند عطا کی جاتی ہے:

1- پی ٹی سی   2- ٹی سی   3- بی ایڈ   4- ایم ایڈ

19 ان کتب کی تیاری کے لئے حکومت نے چاروں صوبوں میں ٹیکسٹ بک بورڈ قائم کئے ہیں:

1- درسی   2- غیر درسی   3- اسلامی   4- تاریخی

20 ثانوی تعلیم بورڈز ان امتحانات انعقاد کرتے ہیں:

1- میٹرک   2- انٹر میڈیٹ   3- ڈگری   4- پوسٹ گریجویٹ

21 اعلیٰ ثانوی بورڈز ان امتحانات کا انعقاد کرتے ہیں:

1- میٹرک   2- انٹر میڈیٹ   3- ڈگری   4- پوسٹ گریجویٹ

22 حکومت پاکستان نے فنی تعلیم کا ایک بین الاقوامی معیار کا ادارہ غلام اسحاق خان انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی اس مقام پر قائم کیا تھا:

1- پشاور   2- بنوں   3- مردان   4- ٹوپی

23 پرائمری اسکول اساتذہ کو میٹرک کے بعد ایک سال کی ٹریننگ کے بعد یہ سند عطا کرتے ہیں:

۱- پی ٹی سی ۲- سی ٹی ۳- بی۔ ایڈ ۴- ایم ایڈ

24 انٹرمیڈیٹ کے بعد اساتذہ کو ایک سال کی ٹریننگ کے بعد یہ سند عطا کی جاتی ہے:

۱- پی ٹی سی ۲- سی ٹی ۳- بی ایڈ ۴- ایم ایڈ

25 پاکستان میں سرکاری جماعت کی تعداد اس سن عیسوی میں 33ی اور نجی شعبے میں 44 تھی:

۱- 2002 ۲- 2004 ۳- 2006 ۴- 2008

26 اس سن عیسوی میں ورچوئل یونیورسٹی قائم کی گئی:

۱- 2002 ۲- 2003 ۳- 2004 ۴- 2006

27 پنجاب میں ورچوئل یونیورسٹی کی اتنی شاخیں ہیں:

۱- 82 ۲- 27 ۳- 9 ۴- 3

28 سندھ میں ورچوئل یونیورسٹی کی اتنی شاخیں ہیں:

۱- 82 ۲- 27 ۳- 9 ۴- 3

29 صوبہ خیبر پختونخواہ میں ورچوئل یونیورسٹی کی اتنی شاخیں ہیں:

۱- 82 ۲- 27 ۳- 9 ۴- 3

30 بلوچستان میں ورچوئل یونیورسٹی کی اتنی شاخیں ہیں:

۱- 82 ۲- 27 ۳- 9 ۴- 3

Date____

31 اعلیٰ تعلیمی کمیشن (ہائر ایجوکیشن کمیشن) اس سن عیسوی میں قائم کیا گیا:

١- 2001 ٢- 2002 ٣- 2003 ٤- 2004

32 کومسیٹس اور فاسٹ جامعات ہیں:

١- فنی ٢- غیر فنی ٣- آئی ٹی ٤- انٹرنیٹ

33 پاکستان میں رسمی تعلیم کا آغاز اس سے ہوتا ہے:

١- پرائمری ٢- سیکنڈری ٣- ہائر سیکنڈری ٤- گریجویٹ

34 سندھ میں نصابی کتب ٹیکسٹ بک بورڈ تیار کرتا ہے:

١- سندھ ٢- پنجاب ٣- خیبر پختونخوا ٤- بلوچستان

35 قومی تعلیمی پالیسی (2010ء - 1998ء) میں تعلیم کے لئے قومی بجٹ 2.2 فیصد سے بڑھا کر اتنے فیصد کر دیا جائے گا:

١- 3 ٢- 4 ٣- 5 ٤- 6

جامعۃ المدینہ مزمل مسجد عثمان آباد

لیاری کراچی

(S)

(25)

پاکستان میں تعلیم

سوال / جواب

سوال نمبر 01:

کسی ملک کی ترقی میں تعلیم کی کیا اہمیت ہے؟

جواب:

کسی بھی ملک کی ترقی اور فروغ میں تعلیم کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ اور اس کی بدولت افراد علم و آگہی کی بدولت سے مالامال ہو جاتے ہیں۔ علم ایک ایسی قوت اور دولت ہے جو استعمال کرنے سے بڑھتی ہے۔ تعلیم کی اہمیت یہ ہے کہ:

1۔ تعلیم نے انسانوں کو ارتقاء کے کئی مراحل سے گزرنے میں مدد کی ہے۔ جس کی بدولت انسان سائنس اور ٹیکنالوجی کے موجودہ دور تک پہنچ سکا ہے۔

2۔ تعلیم نے انسان کی مدد کی کہ وہ زمین پر فطری قوتوں پر قابو پاسکے اور خلا کے بے شمار راز ہائے سربستہ کو افشاں کر سکے۔

3۔ تعلیم کسی قوم کے نظریے کو سمجھنے اور اس نظریے کو استحکام بخشنے کے طریقے تجویز کرنے میں مدد دیتی ہے۔

4۔ تعلیم افراد میں قوم پرستی اور حب الوطنی کے جذبات کو فروغ دیتی ہے۔

5۔ تعلیم کسی بھی شہری کو اس کے حقوق و فرائض کی آگاہی میں مدد دیتی ہے تاکہ معاشرے کی فلاح و بہبود اور فروغ میں اپنا کردار ادا کرسکے۔

6۔ تعلیم سے لوگوں کی تخلیقی صلاحیتوں کے فروغ میں مدد ملتی ہے جس سے معاشرے میں صحت مند اور تعمیری تبدیلیوں کا عمل تیز تر ہو جاتا ہے۔

7۔ تعلیم یہ سمجھنے میں مدد دیتی ہے کہ تعلیمی ارتقاء اور معاشی ترقی کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ تعلیم کا معیار جتنا بلند ہوگا افراد بھی اتنے ہی ہنرمند ہوں گے اور اتنا ہی زیادہ وہ ملک کو ترقی دے سکتے ہیں۔

8۔ تعلیم قدرتی وسائل کی تلاش اور ان کی افادیت میں مدد دیتی ہے۔

CamScanner

Date

9- تعلیم انسانی وسائل کے فروغ میں سب سے بہترین سرمایہ کاری ہے۔ تعلیم کے توسط سے ہی سائنسی ٹیکنیکی ممکن ہے۔

سوال نمبر: 02

قومی تعلیمی پالیسی (1998ء تا 2010ء) میں بیان کردہ تعلیم کے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالیے؟

جواب:

قومی تعلیمی پالیسی برائے (1998ء تا 2010ء) میں ملک بھر میں تعلیم کی اہمیت کے مندرجہ ذیل پہلوؤں اور نکات پر زور دیا ہے۔

1- تمام شہریوں کو تعلیم کی سہولت حاصل ہوگی کیونکہ یہ پاکستان کے ہر شہری کا حق ہے۔

2- ناخواندگی کو یکسر ختم کرنے کے لئے تمام رسمی اور غیر رسمی ذرائع استعمال کئے جائیں گے۔ 2010ء تک ابتدائی عمر کے گروپ (5 سال تا 9) کے بچوں کو داخلوں کی شرح 100 فیصد تک بڑھ جائے گی۔

3- لازمی ابتدائی تعلیم کا قانون (ایکٹ) منظور کر کے 2004ء تک نافذ کر دینا۔

4- ان لوگوں کے لئے جو اعلیٰ تعلیم جاری رکھنے کا ارادہ رکھتے ہوں اپنے کے لئے عمومی میٹرک کے ساتھ میٹرک (ٹیکنیکل) کی نئی روشنی متعارف کرائی جائے گی۔ فنی (ٹیکنیکل) تعلیم کی سہولتیں بڑھائی جائیں گی۔ اور ٹیکنیکل اور پیشہ وارانہ تعلیم کے اساتذہ کی تربیت کا پروگرام شروع کیا جائے گا تاکہ ان اساتذہ کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کیا جاسکے۔

5- فنی (ٹیکنیکی) اور سائنسی علوم کا دائرہ وسیع کیا جائے گا اور اس مقصد کے لئے ثانوی اور اعلیٰ ثانوی درجوں تک کمپیوٹر کی تعلیم متعارف کرائی جائے گی ٹیکنیکی اساتذہ کو مواقع فراہم کئے جائیں گے۔

6- تربیت اساتذہ کے اداروں کی موجودہ گنجائش کو پوری طرح استعمال کیا جائے

CamScanner

Date

9- تعلیم انسانی وسائل کے فروغ میں سب سے بہترین سرمایہ کاری ہے۔ تعلیم کے توسط سے ہی سائنسی تکنیکی ممکن ہے۔

سوال نمبر: 02

قومی تعلیمی پالیسی (1998ء تا 2010ء) میں بیان کردہ تعلیم کے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالئے؟

جواب:

قومی تعلیمی پالیسی برائے (1998ء تا 2010ء) میں ملک بھر میں تعلیم کی اہمیت کے مندرجہ ذیل پہلوؤں اور نکات پر زور دیا ہے۔

1- تمام شہریوں کو تعلیم کی سہولت حاصل ہوگی کیونکہ یہ پاکستان کے ہر شہری کا حق ہے۔

2- ناخواندگی کو یکسر ختم کرنے کے لئے تمام رسمی اور غیر رسمی ذرائع استعمال کئے جائیں گے۔ 2010ء تک ابتدائی عمر کے گروپ (5 سال تا 9) کے بچوں کو داخلوں کی شرح 100 فیصد تک بڑھ جائے گی۔

3- لازمی ابتدائی تعلیم کا قانون (ایکٹ) منظور کرکے 5 - 2004ء تک نافذ کر دینا۔

4- ان لوگوں کے لئے جو اعلیٰ تعلیم جاری رکھنے کا ارادہ رکھتے ہوں اپنے کے لئے عمومی میٹرک کے ساتھ میٹرک (ٹیکنیکل) کی نئی روح متعارف کرائی جائے گی۔ فنی (ٹیکنیکل) تعلیم کی سہولتیں بڑھائی جائیں گی۔ اور ٹیکنیکل اور پیشہ وارانہ تعلیم کے اساتذہ کی تربیت کا پروگرام شروع کیا جائے گا تاکہ ان اساتذہ کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کیا جاسکے۔

5- فنی (ٹیکنیکی) اور سائنسی علوم کا دائرہ وسیع کیا جائے گا اور اس مقصد کے لئے ثانوی اور اعلیٰ ثانوی درجوں تک کمپیوٹر کی تعلیم متعارف کرائی جائے گی۔ ٹیکنیکی اساتذہ کو مواقع فراہم کئے جائیں گے۔

6- تربیت اساتذہ کے اداروں کی موجودہ گنجائش کو پوری طرح استعمال کیا جائے

CamScanner

پرائمری اساتذہ کی تعلیمی سطح میٹرک کے بجائے انٹرمیڈیٹ مقرر کرکے تعلیم اساتذہ کے پروگرام کے معیار کو بلند کیا جائے گا۔ ایف اے اور ایف ایس سی اور بی اے/بی ایس سی کے لئے دو متوازی پروگرام متعارف کرائے جائیں گے۔ تعلیم اساتذہ کے نصاب پر نظرثانی کرکے اُس کو اس خطے کے دوسرے پروگراموں کے ہم پلہ بنایا جائے گا۔

7۔ نجی شعبے کو غیر تجارتی بنیادوں پر خاص طور پر دیہی علاقوں میں تعلیمی ادارے کھولنے کے لئے مالی امداد فراہم کرنے کے لئے تعلیمی فاؤنڈیشن (ایجوکیشن فاؤنڈیشن) قائم کی گئی ہے۔

8۔ ہر ضلع میں ایک خود اختیار تعلیمی مقتدرہ (ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی) قائم کی جائے گی تاکہ تعلیمی پروگراموں کے نفاذ اور ان کی نگرانی کے لئے عوام کی شرکت کو یقینی بنایا جاسکے۔

9۔ تعلیم کے لئے قومی بجٹ کو کل قومی آمدنی کے 2.2 فیصد سے بڑھا کر 4 فیصد کر دیا جائے گا۔

سوال نمبر: 03

تعلیم کی ثقافتی اور سماجی اہمیت بیان کیجئے؟

جواب:

سماجی، ثقافتی پہلو:-

ناخواندگی تمام سماجی برائیوں کی بنیادی جڑ ہے۔ تعلیم کی کمی کی وجہ سے بے شمار سماجی و ثقافتی رسوم و رواج پر عمل کیا جاتا ہے۔ ایسے کئی رسوم و رواج ہمارے معاشرے میں رائج ہیں جو اسلامی تعلیمات و اقدار کے منافی ہیں۔ مثال کے طور پر شادی بیاہ کے مواقع پر ہوائی فائرنگ، نشانہ بازی، رویت ہلال پر جھگڑا اور منشیات کا استعمال۔ لوگوں کے ذہنی سطح کا اظہار ان کی ثقافت سے ہوتا ہے۔ اس لئے ثقافتی اقدار اسی وقت بامقصد ہوسکتی ہیں جب عوام نے ایک کم ازکم سطح تک تعلیم حاصل کی ہو۔ ایک تعلیم یافتہ شخص اپنے انداز گفتگو اور دوسرے سے اپنے رویے اور برتاؤ سے پہچانا جاتا ہے۔ ثقافتی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے صرف دولت ہی کافی نہیں

Date

ہے۔ بلکہ یہ تعلیم ہے جو افراد کو مہذب اور متمدن بناتی ہے۔ پس رویوں، طور و طریقوں اور زندگی گزارنے کے طرز میں تبدیلی کے لئے تعلیم ایک انتہائی اہم ذریعہ ہے۔ اس سے سماجی برائیوں کو مٹانے میں مدد ملتی ہے۔

سوال نمبر: 04

پاکستان میں رسمی تعلیم کی ساخت کس قسم کی ہے؟

جواب:

پاکستان میں رسمی تعلیمی نظام کو حسب ذیل میں تقسیم کر سکتے ہیں:

1. ابتدائی (پرائمری) درجہ یا سطح:

پاکستان میں ابتدائی تعلیم پہلی سے پانچویں جماعت تک دی جاتی ہے۔ کل مدت ۵ سال کی ہے۔

2. وسطی (مڈل) سطح:

چھٹی جماعت تک کی تعلیم کو وسطی سطح کی تعلیم کا نام دیا گیا ہے۔

3. ثانوی (سیکنڈری) سطح:

نویں اور دسویں سطح جماعتوں کو ثانوی سطح کہا جاتا ہے۔

4. اعلیٰ ثانوی سطح:

گیارہویں اور بارہویں جماعتوں کو اعلیٰ ثانوی (ہائیر سیکنڈری) درجہ کہا جاتا ہے۔

CamScanner

5 سند (ڈگری) کی سطح :

اعلیٰ ثانوی سطح کی تعلیم میں طلبہ کی کامیابی کے بعد اس درجے کا آغاز ہوتا ہے اور وہ سند کے حصول کے لئے کسی کالج میں داخلہ لیتے ہیں۔ حکومت نے اس کی مدت 2 سال سے بڑھا کر 3 سال کر دی ہے۔ اور اب یہ پڑھائی تیرہویں سال سے پندرہویں سال تک جاری رہتی ہے۔ کامیاب امیدواروں کو جامعہ (یونیورسٹی) سند جاری کرتی ہے۔

6 جامعہ (یونیورسٹی) کی سطح :

جب طلبہ کسی کالج سے ڈگری کے درجے کے امتحان میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو یونیورسٹی (جامعہ) کی سطح کی تعلیم کا آغاز ہوتا ہے۔

7 پیشہ ورانہ تعلیم :

پیشہ ورانہ تعلیم بھی رسمی تعلیم کا حصہ ہے۔ اس کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(الف) ڈپلوما۔ (د) تجارت۔ (کامرس)

(ب) انجینئرنگ کی سند۔ (ہ) زرعی تعلیمی سند

(ج) میڈیکل کی سند۔

8 اعلیٰ تعلیم : ایم۔ اے۔ ایم اور ایس سی اور ایم کام کے بعد اعلیٰ تعلیم حاصل کی جا سکتی ہے۔

سوال نمبر : 05

تعلیم کی ثانوی سطح کے نصاب پر اہم اجزاء کیا ہیں؟

CamScanner

Date

جواب:

ثانوی سطح: اس سطح پر اردو، انگریزی، اسلامیات اور مطالعہ پاکستان تمام گروپوں کے طلبہ کے لئے لازمی مضامین ہیں۔ فنون (ہیومینیٹیز) کے طلبہ کے لئے جنرل سائنس لازمی مضمون ہے۔ اس کے علاوہ ریاضی اور فنون کے دو مضامین بھی اختیار کرسکتے ہیں۔ سائنسی گروپ کے طلبہ لازمی مضامین کے ساتھ ساتھ طبیعات، کیمیا، ریاضی اور حیاتیات بھی پڑھتے ہیں۔

سوال نمبر 5b:

تربیت اساتذہ پر نوٹ لکھیں؟

جواب:

کوئی بھی تعلیم نظام اپنے اساتذہ کی علمی سطح سے بلند تر نہیں ہوتا ہے۔ کسی بھی نظام تعلیم میں اساتذہ ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس لئے یہ انتہائی اہم اور ضروری ہے کہ اساتذہ مناسب علم اور مہارت کے حامل ہوں اور تعلیم کے مقاصد کے حصول اور اپنی ذمہ داریوں کو کرنے کے لئے مناسب رویہ اختیار کرتے ہوں۔ تربیت اساتذہ کی چند مخصوص سطحیں ہیں جو اساتذہ کی عمومی تعلیمی قابلیت کے پیش نظر رکھی گئی ہیں۔

1. پرائمری اسکول اساتذہ:

پرائمری اسکول کے اساتذہ کو تربیت دی جاتی ہے بشرطیکہ وہ ثانوی اسکول کے امتحان میں لازماً کامیابی حاصل کرلی ہو، انہیں ایک سال کی تربیت مہیا کی جاتی ہے۔

2. مڈل اسکول اساتذہ:

ایسے افراد جو ایف اے / ایف ایس سی کے امتحان میں حاصل کرچکے ہوں، انہیں ایک سال کی تربیت دی جاتی ہے اور سرٹیفکیٹ ان ایجوکیشن (سی ٹی) کی سند دی جاتی ہے۔

3. ثانوی اسکول اساتذہ:

ایسے افراد جو بی۔ اے / بی ایس سی کی سند کے حامل ہوں انہیں گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن میں ایک سال کی تربیت دی جاتی ہے۔

CamScanner

Data

جو "بیچلر آف ایجوکیشن (بی ایڈ)" کہلاتی ہیں۔ یہ کالج ملک کے ہر صوبے میں چند منتخب مقامات پر کھولے گئے ہیں۔ جو لوگ تعلیم کے کسی ایک شعبے میں خصوصی مہارت حاصل کرنا چاہتے ہیں، وہ ایک سال کی مزید تربیت حاصل کرتے ہیں جیسے "ماسٹر آف ایجوکیشن (ایم ایڈ)" کہتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی نے اپنے فاصلاتی تعلیمی نظام کے تحت ایسے طلبہ کے لئے اساتذہ کی تربیت کے نصابوں کا آغاز کیا ہے جو اساتذہ کے تربیتی اداروں میں باقاعدہ رسمی کورس میں کسی وجہ شریک نہیں ہو سکتے۔ قومی تعلیمی پالیسی (1998ء تا 2010ء) کے تحت تربیت اساتذہ کے کورسوں کو جدید بنایا گیا ہے اور اسی کی مطابقت میں ہر سطح پر تربیت کی مدت اور وقفہ بڑھا دیا گیا ہے اور اساتذہ کی تنخواہیں بھی بہتر کی گئی ہیں۔

سوال نمبر: 56

پاکستان میں فن اور پیشہ ورانہ تعلیم کی اہمیت بیان کریں؟

جواب:

جدید عہد فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم کا عہد ہے جس کی بدولت اقتصادی اور صنعتی ترقی کو برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ اس لئے حکومت نے ملک میں فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم کو بہتر بنانے کے لئے خصوصی توجہ دی ہے۔ ہر ضلعی صدر مقام پر پولی ٹیکنیک (انسٹیٹیوٹ) ادارے کھولے گئے ہیں۔ ان اداروں میں میٹرک میں کامیاب شدہ طلبہ کو اہلیت کی بنیاد پر داخل کیا جاتا ہے۔ طلبہ کو فنی (ٹیکنیکل) تعلیم کا ڈپلومہ عطا کیا جاتا ہے۔ حکومت نے ملک بھر میں ایسے فنی منصوبے شروع کئے ہیں جن کا مقصد ان فنی تعلیم کے اداروں کو آلات و ساز و سامان کی سہولتیں فراہم کرنا اور فنی تعلیم کے نصابوں کو بہتر بنانا اور فنی تعلیم مہیا کرنے والے اساتذہ تیار کرنا ہے۔ حکومت پاکستان نے ایک سائنسی تعلیم کا آغاز کیا ہے۔ اس کا مقصد ریاضی، سائنس اور کمپیوٹر سائنس کی تعلیم کے نصابوں کے معیار کو بہتر کرنا ہے۔ ان نصابوں سے تقریباً چھ ملین طلبہ فیض یاب ہوں گے۔ حکومت فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم کی بہتری پر کثیر رقم خرچ کر رہی ہے۔

Date

سوال نمبر 58:
پاکستان میں تعلیم کے شعبے میں کیا مسائل ہیں؟

جواب:

1 جاگیرداروں (زمینداروں) کا طرزِ عمل:

غریب بچوں کی تعلیم کی راہ میں جاگیردارانہ نظام سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ والدین اتنے غریب ہیں کہ بمشکل ہی اپنے بچوں کی تعلیم کے اخراجات برداشت کر سکتے ہیں۔ دوسری جانب دیہی علاقوں میں جاگیردار اور زمیندار غریب والدین کے بچوں کی تعلیم کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں۔

2 ترکِ تعلیم:

بچوں کی تعلیم کی ہر سطح پر ترکِ تعلیم کی شرح بڑھی ہے۔ تقریباً 85 فیصد بچے پرائمری اسکولوں میں داخل ہوتے ہیں۔ لیکن بمشکل 65 فیصد بچے اپنے پرائمری تعلیم کا پانچ سالہ دور مکمل کرتے ہیں۔ وسطی (مڈل) سطح پر ایک نمایاں اکثریت اپنے تعلیمی دور کے درمیان میں تعلیم ترک کر دیتی ہے۔ ترکِ تعلیم کی سب سے اہم وجہ والدین کی معاشی حالت ہے کیونکہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے ہیں۔

3 اساتذہ کی غیر حاضری:

دیہی علاقوں میں اساتذہ کی غیر حاضری نے تعلیم کے فروغ کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ دیہات میں اساتذہ کی کمی، فرضی اساتذہ (گھوسٹ) اسکولوں اور دیہی اسکولوں کی مؤثر نگرانی کی کمی کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ تعلیم کے فروغ اور ناخواندگی کو مٹانے کی رفتار انتہائی سست ہے۔

4 نجی تعلیمی اداروں کی بھاری فیس:

نجی شعبے کی تعلیمی ادارے اپنے اسکولوں میں مہیا کردہ سہولتوں کے مقابلے میں بہت بھاری فیس وصول کرتے ہیں۔ اساتذہ سے ضرورت سے زیادہ کام لیا جاتا

CS CamScanner

Date

ہے۔ لیکن انہیں کم تنخواہیں دی جاتی ہے۔ حکومت کو ایسے اسکولوں کی سخت نگرانی کرنی چاہیے۔ نجی اسکولوں میں صرف رجسٹریشن فی دو سو روپے سے دس ہزار روپے تک ہے جبکہ ماہانہ فی 200 روپے سے 100 روپیہ بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ ان نجی اسکولوں کے اساتذہ کم تعلیم یافتہ ہیں۔ اس لئے ان کا معیار سرکاری اسکولوں کے اساتذہ کے مقابلے میں کم تر ہے۔

5 سازوسامان کی سہولتوں کی کمی :

تعلیم کے معیار میں پستی اور زوال کا ایک سبب پرائمری اسکولوں میں سازوسامان و آلات کی سہولتوں کی کمی بھی ہے۔ تقریباً 25 ہزار اسکولوں کی باقاعدہ عمارتیں نہیں ہیں۔ اکثر اسکولوں کی نہ چار دیواری ہے۔ اور نہ ہی انہیں بیت الخلاء اور صاف پانی کی سہولت میسر ہے۔ ان اسکولوں میں فرنیچر کی کمی ہے۔

6 درسی کتب کی عدم دستیابی :

درسی کتب کی زیادہ قیمتوں کی وجہ سے بے شمار طلبہ انہیں خرید نے کی سکت نہیں رکھتے۔ نجی اور انگریزی ذریعہ تعلیم کے اسکولوں میں رائج درسی کتب بہت مہنگی ہیں۔ اعلیٰ تعلیم اور پیشہ ورانہ نصابوں کی اکثر درسی کتب درآمد کی جاتی ہیں اور بہت زیادہ مہنگی ہیں۔

7 طلبہ کے لئے رہائش :

فنی اور میڈیکل کالجوں کے طلبہ کے لئے ہوسٹل کی رہائش ایک مسئلہ بن گئی ہے۔ ان اداروں میں طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کے لحاظ سے ہاسٹل کی رہائش مہیا نہیں ہے۔

8 سیاسی مداخلت :

تعلیمی اداروں کے انتظامی معاملات اور خصوصاً اساتذہ کے تقرر اور تبادلوں کے معاملات میں کچھ لوگ مداخلت کرتے ہیں۔ اہلیت کو نظرانداز کردیا جاتا ہے اور تقرریوں میں جانب داری ہوتی ہے یا سیاسی

Date

سفارشیں کی جاتی ہے۔

سوال نمبر ۵۹:

پاکستان میں تعلیم کے میدان میں انفارمیشن ٹیکنالوجی (اطلاعاتی فنیت) کے کیا مقاصد ہیں؟

جواب:

بیسویں صدی کے اختتام اور اکیسویں صدی کے آغاز پر انسانی ترقی و فروغ کے تمام شعبوں میں بہت تیزی سے تبدیلیاں آئی ہیں۔ صنعت و تجارت و کاروبار اور بینکاری اور بیمہ کاری کے نظام بہت پیچیدہ ہوگئے ہیں۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے انتظامی علوم کے شعبوں نے بہت نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ تجارتی انتظامیہ (بزنس ایڈمنسٹریشن) نے دفتری انتظامیہ کا نیا نظام متعارف کرایا ہے جس میں کمپیوٹر کو برتری حاصل ہے۔ جامعات میں بینکاری، ہوٹل انتظامیہ، سیاحت اور سرمایہ کاری حسابات کے نئے شعبے کھولے گئے ہیں۔ ان تمام شعبوں کے لئے سب سے زیادہ مقبول و معروف ادارہ لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز (لمس) ہے۔ اطلاعاتی فنیت کے لئے مہارت اور ہنرمندی کی ضرورت ہے تاکہ ان مشینوں کو چلایا جا سکے۔ پاکستان میں اطلاعاتی فنیت کے میدان میں سب سے اہم چیلنج اس میدان کے ماہرین کی دستیابی ہے۔ بھارت اس معاملے میں خود کفیل ہوگیا ہے اور اس کے ہزاروں ماہرین کی امریکہ، برطانیہ اور جرمنی میں مانگ ہے۔ پاکستان میں بھی آئی ٹی کی اہمیت کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ ترجیحی بنیادوں پر سرمایہ کاری کا آغاز ہوگیا ہے۔ کمپیوٹر ہارڈویئر اور سوفٹ ویئر تیار کئے جارہے ہیں۔ سات آئی ٹی جامعات قائم کی جارہی ہیں جن میں سے ۵ سرکاری اور 2 نجی شعبے میں ہوں گی۔ تعلیم کے میدان میں اطلاعاتی فنیت (انفارمیشن ٹیکنالوجی) کے بھرپور پروگرام مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) ہر درجہ پر اطلاعاتی فنیت کے اطلاق سے پاکستان کے نظام تعلیم کو جدید بنانا۔

(۲) انٹرنیٹ کے ذریعے تحقیق اور جدید و تازہ اطلاعات و معلومات تک رسائی

CS CamScanner

حاصل کرنا۔

(3) پرعمس کے بچوں میں اطلاعاتی فنیت کو مقبول بنانا اور انہیں آئندہ کمپیوٹروں کے لئے تیار کرنا۔

(4) کمرۂ جماعت میں تعلیم کے آلہ کار کے طور پر کمپیوٹر کے مختلف کرداروں پر زور دینا۔

(5) اساتذہ کی تربیت اور دیگر تعلیمی سرگرمیوں کے لئے رسل و رسائل کی ٹیکنالوجی کو استعمال کرنا۔

نظم و نسق

تعلیمی ادارہ

جامعۃ المدارس

منزل مسجد

عثمان آباد لیاری ٹاؤن

کراچی جنوبی

24/8/23

خالی جگہ پُر کریں :-

(1) تعلیم کے بغیر حقیقی ترقی نہیں ہو سکتی۔

(2) پاکستان میں پہلی تعلیمی کانفرنس 1947ء میں منعقد ہوئی۔

(3) لازمی پرائمری تعلیم کا ایکٹ 2005ء میں نافذ ہوا۔

(4) پاکستان میں رسمی نظامِ تعلیم کا آغاز پرائمری سے ہوتا ہے۔

(5) پروفیشنل تعلیم میں ڈپلوما، انجینئرنگ، میڈیکل اور تجارت کی تعلیم شامل ہے۔

(6) سندھ میں نصابی کتب کی تیاری کی ذمہ داری سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ کے سپرد کی گئی ہے۔

ج ا م ع ۃ ا ل م د ی ن ہ

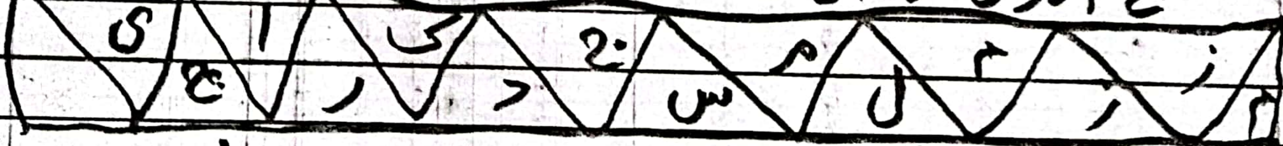

توجہ فرمائیے

مذکورہ طریقے سے نیچے دیئے گئے کالم پر کیجیے!

آپ کا نام :-

والد کا نام :-

درجہ :-

ادارہ :-

مطالعۂ پاکستان

تیسرا باب (باب نمبر 10)

پاکستان ایک نظریاتی مملکت

Jamia tul Madina Muzzimmil

Masjid Usman Abad Khi PK

(38)

Chapter NO : 10 تیسرا باب

پاکستان ایک فلاحی مملکت

	الفاظ	معنی
1	منصفانہ	از روئے انصاف
2	نظم و نسق	نظم اور ترتیب
3	اقتصادی	مالی / معاشی
4	وجوہ	وجہ کی جمع
5	ہم پلہ	برابر کا جوڑ
6	نفاذ	حکم کا جاری ہونا
7	بنیادی شعائر	اہم مقصد
8	متوقع	مقرر ہونا
9	احتساب	گننا
10	استحصال	حصول حاصل کرنا
11	جوابدہ	جواب دار
12	بروئے کار	استعمال میں لانا
13	خود کفالت	اپنے وسائل خود پورا کرنا
14	اصلاحات	اصلاح کی جمع
15	ناگزیر	اٹل / ضروری
16	تسلسل	سلسلہ بندی
17	تسلط	غلبہ پانا
18	عزم صمیم	پختہ ارادہ
19	رُوبعمل	عمل میں لانا
20	انسدادِ گداگری	بھیک مانگنا بند کر دینا
21	گرانقدر	بھاری قیمت
22	زرمبادلہ	سرمایہ
23	اجناس	غلے کی اقسام
24	مزارعین	ملازم / مزدور / کسان
25	خطیر	بیش بہا
26	سیم	ناقابلِ کاشت زمین
27	تھور	نمکیاتِ زمین
28	کیمیائی	کیمیکل شدہ
29	رجحان	توجہ
30	مجموعی	کل / تمام / مجموعہ

نمبر شمار	الفاظ	معنی
31	گامزن	تیزی کے ساتھ
32	اضطرابی کیفیت	مارنے کی حالت
33	حقِ رائے دہی	ووٹ دینے کا حق
34	ضمانت	کفالت
35	فنیتوں	فن کی جمع
36	خلا کی تسخیر	خالی جگہ قبضے میں
37	ثمرات	پھل / فروٹ
38	یگانگت	پیار ایک سے
39	تنازعات	جھگڑے / لڑائی

39

معروضی سوالات
(M.C.Q's)

Date

1- فلاحی مملکت میں شہریوں کی یہ ضروریات پوری کی جاتی ہیں:

۱- تمام ۲- بنیادی ۳- نصف ۴- کچھ

2- اسلام نے اتنے سو سال قبل فلاحی مملکت کا تصور پیش کیا تھا:

۱- 12 ۲- 13 ۳- 14 ۴- 15

3- اس خلافت کے دور میں فلاحی مملکت قائم کی گئی تھی:

۱- راشدہ ۲- عثمانیہ ۳- عباسیہ ۴- ترکیہ

4- خلافت راشدہ کا دور 632ء سے اس سن عیسوی تک تھا:

۱- 651 ۲- 661 ۳- 671 ۴- 681

5- اس مذہب میں اقتدار اعلیٰ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے:

۱- عیسائیت ۲- یہودیت ۳- بدھ مت ۴- اسلام

6- اسلامی فلاحی ریاست کا حاکم عوام کا ہوتا ہے:

۱- مالک ۲- مولیٰ ۳- مخدوم ۴- خادم

7- اسلامی فلاحی ریاست ہمیشہ اپنے عوام کے سامنے ہوتی ہے:

۱- بے اختیار ۲- بااختیار ۳- جوابدہ ۴- بے غرض

8- اسلامی فلاحی ریاست قائم کرتی ہے:

CS CamScanner

Date

۱۔ اخوت
۲۔ مساوات ۳۔ بھائی چارہ ۴۔ جمہوریت

9 پاکستان میں اس کو اور مطالعہ پاکستان کو لازمی نصاب کے طور پر شامل کیا گیا ہے:

۱۔ قرآن
۲۔ اخلاقیات ۳۔ اسلامیات ۴۔ انگریزی

10 موجودہ دنیا حقیقتاً اس میں سکڑ کررہ گئی ہے:

۱۔ عالمی گاؤں
۲۔ عالمی شہر ۳۔ عالمی کلب ۴۔ عالمی فیملی

11 فلاحی ریاست میں ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ اس کا وفادار رہے:

۱۔ حکومت
۲۔ حکمران پارٹی ۳۔ حزبِ مخالف ۴۔ ریاست

12 پاکستان میں اس جماعت تک مرحلہ وار مفت تعلیم کا منصوبہ روبہ عمل ہے:

۱۔ پانچویں ۲۔ آٹھویں ۳۔ دسویں ۴۔ بارہویں

13 زرعی ترقیاتی بینک اور امداد باہمی کی کاشتکاروں کو قرضے دینے کے لئے قائم کی گئی ہیں:

۱۔ تنظیمیں ۲۔ فاؤنڈیشن ۳۔ کمیٹیاں ۴۔ انجمنیں

14 جب عوام صحت مند نہیں ہوتے تو ان کی کارکردگی بھی ہو جاتی ہے:

۱۔ زیادہ ۲۔ کم ۳۔ بہتر ۴۔ خراب

15 پاکستان کی آبادی کی اکثریت اس سے وابستہ ہے:

۱۔ زراعت ۲۔ صنعت ۳۔ تجارت ۴۔ خدمات

CamScanner

Date

16- اسلام میں ایسے انسانوں کا بنیادی اور اساسی حق تسلیم کیا گیا ہے :

۱- روزگار　　۲- نجی ملکیت　　۳- تعلیم　　۴- تفریح

17- پاکستان دنیا میں اس کے قیام کے لئے اپنی ذمہ داریاں پوری کر رہا ہے :

۱- روزگار　　۲- منفعتوں　　۳- زراعت　　۴- امن

18- یہ افراد کا ایک گروہ ہے :

۱- مقننہ　　۲- عدلیہ　　۳- حکومت　　۴- ریاست

19- پاکستان میں اتنے فیصد سے زیادہ لوگ دیہاتوں میں رہتے ہیں :

۱- 50　　۲- 60　　۳- 70　　۴- 80

20- اسلامی فلاحی ریاست میں قانون کی نظر میں سب ہیں :

۱- برابر　　۲- کم　　۳- زیادہ　　۴- کچھ نہیں

(بوجھو تو جانیں !)

ص	ل	ل	ے	ا	ل	ل	ا	ہ	و	س	ل	م	ع	ل	ی	ہ		

ح ا ص ع ۃ ا ل م د ی ن ہ

م ز ز م ل م س ج د

ع ث م ا ن آ ب ا د

ک ر ا چ ی س ن د ھ

پ ا ک س ت ا ن

پاکستان ایک فلاحی مملکت ہے

سوال / جواب

سوال نمبر : 01

فلاحی ریاست سے کیا مراد ہے؟

جواب :

فلاحی مملکت سے مراد ایک ایسی ریاست ہے جو اپنے شہریوں کی بنیادی ضروریات کا خیال رکھے اور انہیں اس قابل بنائے کہ وہ پُر امن و پُر سکون زندگی گزار سکیں۔ ایسی ریاست کے مقاصد میں جہالت و ناخواندگی، غربت و افلاس اور معاشرے سے ناانصافی کا خاتمہ شامل ہے اور اپنے شہریوں کو ایسے مواقع اور ماحول مہیا کرنا بھی اس کے مقاصد میں شامل ہوتا ہے جس میں تمام شہریوں کو فطری صلاحتیں اجاگر کرنے کے مواقع حاصل ہوں۔

سوال نمبر : 02

فلاحی ریاست کے فرائض بیان کریں؟

جواب :

زمانہ قدیم میں ریاست کی ذمہ داریاں صرف سرحدوں کی حفاظت، امن و امان برقرار رکھنے اور ملک کے عمومی نظم و نسق تک محدود تھے لیکن فلاحی ریاست کی ذمہ داریوں میں ایک جانب لوگوں کے جان و مال کی حفاظت شامل ہے تو دوسری جانب ان کے بنیادی اور اساسی حقوق کا تحفظ بھی۔ اقتصادی طور پر یا دیگر وجوہ سے پس ماندہ اور معذور افراد کی ریاست مدد کرتی ہے تاکہ وہ دوسروں کے ہم پلہ زندگی گزار سکیں۔

سوال نمبر : 03

ایک اسلامی فلاحی ریاست کا کیا تصور ہے؟

جواب :

ایک اسلامی فلاحی ریاست کا تصور مندرجہ ذیل کے مطابق ہے:

1. اسلام میں اقتدارِ اعلیٰ اللہ عزوجل کے پاس ہے۔ ریاست اپنے شہریوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کرتی ہے۔ بلا کسی امتیاز

کے انصاف سب کے لئے ہے۔ قانون کی نظر میں سب برابر ہیں۔
افراد کے درمیان فوقیت اور برتری صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔

2 اسلامی فلاحی ریاست میں یہ لازم ہے کہ حاکم اسلام کے بنیادی شعائر اور احکامات کا پابند ہو اور وہ اللہ سے ڈرنے والا مسلمان ہو۔ حاکم تو صرف امین اور متولی ہوتا ہے۔

3 اسلامی فلاحی ریاست کا حاکم عوام کا خادم ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ عوام کی فلاح و بہبود کے بارے میں سوچتا ہے۔ وہ ایک عام آدمی کی طرح زندگی گزارتا ہے۔

4 اسلامی فلاحی ریاست ہمیشہ اپنے عوام کے سامنے جوابدہ ہوتی ہے۔ حاکم احتساب اور تنقید سے بالاتر نہیں ہوتا ہے۔

5 اسلامی فلاحی ریاست کے تصور کا لب لباب یہ ہے کہ یہ ہر سطح پر برابری قائم کرتی ہے اور اس کے حکمران عام آدمی کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں اور ہر شخص کی ان تک رسائی ہوتی ہے اور یہ عوام کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں۔

سوال نمبر: 04

پاکستان کے قومی مقاصد کیا ہیں؟

جواب:

پاکستان کے قومی مقاصد:

پاکستان ایک آزاد اور خودمختار اسلامی ملک ہے اس لئے اس کے قومی مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

1 اسلامی معاشرے کا قیام:

اسلامی تعلیمات اور جمہوریت کے اصولوں کے مطابق ایک اسلامی معاشرہ کا قیام سب سے اہم قومی مقصد ہے۔ قائداعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تھا کہ تخلیقِ پاکستان کا مقصد صرف زمین کا ایک ٹکڑا حاصل کرنا

Date

نہیں تھا بلکہ اس کا بنیادی مقصد ایک ایسی تجربہ گاہ کا قیام تھا جہاں اسلامی اصولوں کو بروئے کار لاسکیں۔

2 استحصال کے خلاف جدوجہد:

مساوات، سماجی انصاف، باہمی عزت و احترام اور تعاون کے اصولوں پر مبنی ایک اسلامی معاشرے کا قیام بھی ہمارا قومی مقصد ہے۔ یہ اسی وقت ممکن ہے جب تمام افراد کو ترقی کرنے اور آگے بڑھنے کے مساوی مواقع حاصل ہوں اور وہ جہالت، غربت اور استحصال کا شکار نہ ہو۔ اسی لئے جہالت، ناخواندگی، غربت، افلاس اور معاشی استحصال کے خلاف جدوجہد بھی ہمارا ایک قومی مقصد ہے۔

3 ریاست کی حفاظت:

ملک کو درپیش اندرونی اور بیرونی خطرات سے محفوظ رکھنا حکومت اور عوام کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ قومی تشخص اور آزادی کا تحفظ بھی ہمارا ایک اہم قومی مقصد ہے۔

4 خود کفالت:

خود کفالت ایک وسیع المعنی اصطلاح ہے۔ لیکن قومی مقاصد کے لحاظ سے اس کے معنی یہ ہیں کہ پاکستان کو معاشی اور اقتصادی طور پر خود کفیل بنایا جائے۔

5 مسلم ممالک کے ساتھ اتحاد و یکجہتی:

یہ بھی ہمارا قومی مقصد ہے کہ اسلامی ممالک کے درمیان اتحاد و یکجہتی کو فروغ دیا جائے اور انہیں ایک فلیٹ فارم پر یکجا کیا جائے۔

6 پُر امن کوششیں:

بین الاقوامی اور علاقائی امن کا فروغ، غیر منصفانہ

Date

بین الاقوامی معاشی نظام میں اصلاحات اور نسلی امتیاز کا خاتمہ بھی ہمارے قومی مقاصد میں شامل ہے۔

7 فلاحی ریاست کے قیام کے لئے جدوجہد:

سب سے اہم مقصد پاکستان کو ایک فلاحی ریاست بنانا ہے۔ ہمارے وسائل محدود ہیں۔ پاکستان کو فلاحی ریاست بنانے میں واحد رکاوٹ یہ ہے کہ اس کے وسائل بہت کم ہیں۔ اس لئے اضافہ شرح خواندگی سائنسی اور ٹیکنیکل تعلیم کے فروغ اور صنعتی پیداوار کو بڑھا کر ہمیں اپنے وسائل کو فروغ دینا ہے۔

سوال نمبر: 05

خوراک میں خود کفالت کیوں ضروری ہے؟

جواب:

خوراک عوام کی بنیادی ضرورت ہے۔ نا مناسب یا کم خوراک کا نتیجہ عوام کی خراب صحت کی صورت میں نکلتا ہے۔ جب عوام صحت مند نہیں ہوتے ہیں تو ان کی کارکردگی کم ہو جاتی ہے۔ ملک کی تعمیر و ترقی و فروغ کا عمل سست پڑ جاتا ہے۔ بیرونی ممالک سے خوراک کی درآمد سے ترقی و فروغ کے دیگر شعبوں پر برا اثر پڑتا ہے خاص طور سے صنعتی ترقی اور فروغ پر، کیونکہ غذائی اجناس کی درآمد پر گرانقدر قیمتی زرمبادلہ خرچ ہوتا ہے۔ پاکستان کی معیشت زراعت پر انحصار کرتی ہے۔ پاکستان کی آبادی کی اکثریت زراعت سے وابستہ ہے۔ قومی آمدنی کا زیادہ بڑا حصہ زرعی پیداوار اور زراعت پر مبنی مصنوعات سے حاصل ہوتا ہے۔ زرعی پیداوار بڑھانے سے ہم مندرجہ ذیل کے قابل ہوسکیں گے:

1. قیمتی زرمبادلہ بچا سکیں گے جو غذائی اجناس کی درآمد پر خرچ ہوتا ہے۔
2. مزید صنعتیں قائم کرسکیں گے، پیداوار بڑھا سکیں گے اور زرمبادلہ کما سکیں گے۔
3. بیرونی قرضوں کو کم کر سکیں گے۔
4. عوام کی قوت خرید بڑھا سکیں گے اور معیارِ زندگی بہتر کرسکیں گے۔
5. تجارت اور کاروبار کو پھیلا سکیں گے۔
6. عوام کو روزگار کے مواقع مہیا کرسکیں گے اور غربت مٹا سکیں گے۔

CS CamScanner

Date

سوال نمبر: 06

ساری دنیا میں امن کیوں ضروری ہے؟

جواب:

موجودہ دنیا حقیقتاً ایک عالمی گاؤں (گلوبل ولیج) میں سکڑ کر رہ گئی ہے۔ جدید سائنسی پیش رفت اور ترقی اور فنیتوں (ٹیکنالوجی) اور رسل و رسائل کے وسائل نے فاصلے کم کر دیئے ہیں۔ اقوامِ عالم اب خود کو ایک دوسرے کے زیادہ قریب محسوس کرتی ہے۔ خلا کی تسخیر اور مصنوعی سیاروں نے فاصلوں کو مزید کم کر دیا ہے۔ بھائی چارے کی ایک فضا پیدا ہو گئی ہے۔ اقوامِ متحدہ نے بھی اقوامِ عالم کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ اب عالمی مسائل تمام اقوام کے لئے یکساں ہیں۔ عالمی وسائل میں شرکت ہوتی ہے۔ جدید فنیتوں کے ثمرات تمام اقوام کے لئے ہیں۔ ایک دوسرے کی امداد کے نتیجے میں عالمی مسائل میں کمی واقع ہوئی ہے۔ کسی ہولناک تباہی، قحط و آفات و بربادی کی صورت میں دنیا کے ممالک باہم متحد ہو جاتے ہیں اور دنیا کی اس متاثرہ علاقے کی امداد و بچاؤ کے لئے پہنچ جاتے ہیں۔ یہ سب بھائی چارے کے احساس کے فروغ کی بدولت حاصل ہوا ہے۔ پاکستان ایک ذمہ دار اور امن پسند ملک ہے اور اس کی ہمیشہ یہی کوشش رہے گی کہ دنیا کے تمام ممالک سے خوشگوار تعلقات قائم کئے جاسکیں۔ عالمی امن کو فروغ دینے کے لئے اس نے اقوامِ متحدہ کی کوششوں کی ہمیشہ حمایت کی ہے۔ پاکستان ایسی کئی عالمی تنظیموں کا رکن ہے جو دنیا میں امن اور بھائی چارے کے فروغ کے لئے کوشاں ہیں۔

سوال نمبر: 07

فلاحی ریاست میں فرد کا کیا کردار ہوتا ہے؟

جواب:

جہاں فلاحی مملکت اپنے شہریوں کی تمام بنیادی ضروریات پوری کرتی ہے وہاں شہریوں سے بھی توقع کی جاتی ہے کہ وہ ریاست و مملکت کے لئے اپنے فرائض اور ذمہ داریاں خوش اسلوبی سے ادا کریں گے۔ کسی بھی مملکت کے لئے فرد کے چند اہم فرائض مندرجہ ذیل ہیں:

1. ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ ریاست کا وفادار رہے اور آزمائش کے وقت قربانی کے لئے تیار ہو۔
2. ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ اپنے ہم وطنوں کے حقوق کا احترام کرے اور

ان کی جان، مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کرے۔

3- ہر فرد کے ذمے داری ہے کہ مفادات عامہ کی جو سہولتیں مثلاً: بجلی، گیس، آب رسانی، پبلک پارک، ذرائع نقل و حمل وغیرہ حکومت فراہم کرتی ہے ان کا ناجائز استعمال نہ کرے۔

4- ایک شہری کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ انفرادی یا اجتماعی طور پر فلاحی سرگرمیوں میں حصہ لے۔

5- شہریوں کا فرض ہے کہ وہ ماحول کو پاک وصاف رکھیں۔

6- تمام شہریوں کا فرض ہے کہ ٹیکس باقاعدگی سے ادا کرے اور سرکاری یا نجی املاک کو احتجاج یا ہڑتال کے وقت نقصان نہ پہنچائیں۔ مثال کے طور پر گاڑیوں کی توڑ پھوڑ، ٹریفک سگنل، اور مکانوں کو نقصان پہنچانا۔

7- ہر شہری کا فرض ہے کہ فلاحی منصوبوں میں ہاتھ بٹائیں۔ ہر شخص کو اپنی مدد آپ کی بنیاد پر فلاحی منصوبہ شروع کرنا چاہیے۔

8- ہر شہری کو اپنے اطراف میں غریب، معذور اور مستحق افراد کی مدد کرنی چاہیئے۔

9- ہر شہری کا فرض ہے کہ سماج دشمن عناصر کی سرگرمیوں کے خلاف حکومت کی مدد کرے۔

10- ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ تعلیم حاصل کرے، کوئی ہنر سیکھے، اور قدرتی وسائل کو استعمال کرے تاکہ ترقی کی رفتار تیز تر ہو۔

سوال نمبر: 08

تعلیم عامہ کے لئے حکومت نے کیا اقدام اٹھائے ہیں؟

جواب:

ملک میں تعلیم کو عام کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدام اٹھائے گئے ہیں:

1- تعلیم کے میدان میں اصلاحات نافذ کی گئی ہیں جنھیں "تعلیمی شعبے کی اصلاحات" (ای ایس آر) کہا جاتا ہے۔ ان اصلاحات کا مقصد یہ ہے کہ ایک ایسا نظام تعلیم متعارف کرایا جائے جو پاکستان کی بطور آزاد نظریاتی مملکت کی ضروریات اور مطالبات کو پورا کرتا ہے۔

2- اسلامیات اور مطالعہ پاکستان کو لازمی نصاب کے طور پر شامل کیا گیا ہے تاکہ اسلام کی حقیقی روح کو سمجھے ہوئے اور پاکستان کی اہمیت کا

CS CamScanner

Date

احساس کرتے ہوئے بچوں کو روشن خیال اور بہتر انسان بنایا جاسکے۔

3 ایسے اقدام اٹھائے گئے ہیں جن سے تعلیم میں تجارت کے رجحان کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ دسویں جماعت تک مرحلہ وار مفت تعلیم کا منصوبہ روبہ عمل ہے۔

4 اساتذہ کے لئے ملازمت کے حالات کار اور ملازمت کا ڈھانچہ بہتر بنایا جارہا ہے۔ تاکہ وہ زیادہ دلچسپی، دل جمعی اور تندہی سے اپنے فرائض سرانجام دیں۔

5 پاکستان بیت المال کے تحت ذہین اور قابل طلباء کے ساتھ ساتھ مستحق غریب طلباء کو وظائف دینے کا ایک پروگرام شروع کیا گیا ہے۔

6 ریڈیو اور ٹیلی وژن پر خواندگی کی مہم شروع کردی گئی ہے۔ تاکہ عوام میں اور خاص طور سے دیہی علاقوں میں تعلیم کے بارے میں شعور اجاگر کیا جائے۔

7 پورے پاکستان میں "تعلیم سب کے لئے" کے نعرہ سے ایک پروگرام شروع کیا گیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت دیہات میں غیر رسمی تعلیمی اداروں کا اجراء کیا گیا ہے۔

8 ایک منصوبہ سرکاری - نجی سراکت کا شروع کیا گیا ہے۔

9 تمام صوبوں اور وفاق کی سطح پر تعلیمی فاؤنڈیشن قائم کی گئی ہیں۔ جن کی ذمہ داری ہے کہ وہ نجی تعلیمی اداروں کو مالی امداد فراہم کریں۔

سوال نمبر: 09

عادلانہ اور مساویانہ معاشرے پر ایک نوٹ لکھیں؟

جواب:

مساوات معاشرہ ایک ایسا معاشرہ ہے جو افراد کے مساوی اور یکساں حقوق اور سب کے لئے یکساں مواقع کے اصولوں پر قائم ہوتا ہے۔ معاشرہ افراد سے تشکیل پاتا ہے اور یہ اس وقت تک قائم رہتا ہے اور شاہراہ ترقی پر گامزن رہتا ہے جب تک اس کے افراد کے حقوق محفوظ رہتے ہیں۔ ایسا معاشرہ جہاں سماجی اور معاشرتی انصاف نہ پایا جائے وہ ہمیشہ اضطرابی کیفیت کا شکار رہتا ہے یا

آہستہ آہستہ فنا ہو جاتا ہے۔ معاشرتی انصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ لوگوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کی جائے اور ان کو بنیادی شہری سہولتیں مہیا کی جائیں۔ اس کے علاوہ تعلیم و صحت کی سہولتوں اور صحت مند تفریحی مواقع کا بھی بلا امتیاز بندوبست ہونا چاہئے۔ نیز عوام کو حق مملکت و جائیداد اور آزادانہ سوچ و فکر، روزگار اختیار کرنے کا حق اور حق رائے دہی کی ضمانت بھی مہیا کی جاتی ہے۔ اس سے قومی یکجہتی پیدا ہوتی ہے۔ نیز افراد کے درمیان محبت، الفت اور تعاون کے جذبات کو فروغ ملتا ہے۔ ایسا معاشرہ متحد اور مربوط اور نظم و ضبط کا پابند ہوتا ہے۔ ایسے معاشرے کو بلا شبہ مساوات پسند اور انصاف پسند و عادلانہ معاشرہ کہا جاسکتا ہے۔

سوال نمبر: 10
پاکستان میں مسلسل تعمیری کاوشیں کیوں ضروری ہیں؟

جواب:
مسلسل تعمیری کاوشوں اور کوششوں کے معنی ایسے مثبت اور تعمیری اقدام ہیں جن کا تسلسل ملک کو خود انحصاری کی منزل تک پہنچا سکتا ہے اور غیر ملکی برتری اور تسلط سے نجات دلا سکتا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل اہم پہلو ہیں:

(1) قومی مقاصد کا شعور و آگہی:

صرف وہی اقوام ترقی کرتی ہیں جو اپنے قومی مقاصد کا شعور اور آگہی رکھتی ہیں۔ یہ مقاصد پہلے ہی متعین کردہ ہوتے ہیں۔ یعنی مقاصد تیز رفتار ترقی کے لئے قومی ترجیحات کے تعین میں مدد کرتے ہیں۔

(2) محنت کی عظمت:

محنت کی عظمت کا مطلب ہے کہ لوگ محنت کی قدر و قیمت سے آگاہ ہوں۔ نوجوان نسل کو یہ سکھایا اور پڑھایا جائے کہ خود کو وقف کئے بغیر اور سخت محنت کے بغیر ترقی و خوشحالی کا تصور صرف ایک خواب ہے۔

CamScanner

Date

(3) تعلیم کی کیفیت:

صرف تنہا عمومی تعلیم کے ذریعے ترقی، قومی ترقی و فروغ کا علاج نہیں ہے۔ سائنسی اور ٹیکنیکل علوم میں پیش رفت کے ذریعے ہی قومی وسائل کو مناسب طریقے سے بروئے کار لایا جاسکتا ہے۔

(4) رہنمائی اور حوصلہ افزائی:

1947ء یعنی پاکستان کی آزادی کے وقت سے ہماری معیشت کے مختلف شعبوں نے بہت نشوونما پائی ہے۔ صنعت و زراعت کو فروغ حاصل ہوا ہے۔ کئی بہت بڑے بڑے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور چند زیرِ تکمیل ہیں۔

(5) فلاح و بہبود کے پروگرام:

ملک بھر میں چند فلاحی پروگرام ضرورت مند، معذور اور مستحق افراد کے لئے شروع کئے گئے ہیں جو مسلسل ترقی کے لئے جاری تعمیری کاوشوں کا ایک حصہ ہیں۔ یہ پروگرام مندرجہ ذیل ہیں:

1. خواتین کے لئے انڈسٹریل ہوم کا قیام۔
2. مراکز صحت کا قیام۔
3. گونگوں اور بہروں کے لئے تعلیمی اداروں کا قیام۔
4. جسمانی طور پر معذور افراد کے لئے تربیتی مراکز کا قیام۔
5. عوام کے لئے تفریحی مقامات۔
6. انسدادِ گداگری مراکز کا قیام۔
7. ایدھی فلاحی ٹرسٹ۔

Date

خالی جگہوں کو پُر کریں:

1 حکومت کوشش کر رہی ہے کہ پاکستان میں فلاحی معاشرہ قائم ہو۔

2 پاکستان کی اکثر آبادی زراعت سے وابستہ ہے۔

3 پاکستان چاول اور کپاس کی پیداوار میں خود کفیل ہے۔

4 اسلام میں اقتدارِ اعلیٰ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

5 اقتصادی ترقی خوشحالی کی جانب لے جاتی ہے۔

اختتام

الحمد للہ، اللہ رب العالمین کے کرم اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت سے مطالعہ پاکستان کا کام مکمل ہوا۔ اللہ پاک اس کو قبول فرمائے اور پڑھنے والوں کے لیے نافع و مفید بنائے۔ آمین

جامعۃ المدینہ

عثمان آباد لیاری کراچی

25/8/2023 جمعۃ المبارک